110350 ـ رمضان المبارك كى ابتدا اور انتہاء ميں رؤيت كا اعتبار ہو گا

سوال

كچھ لوگ يہ خيال كرتے ہيں كہ انہوں نے رمضان المبارك كا چاند ديكھا ہے، ليكن فلكيات والوں كا كہنا ہے كہ اس رات چاند نظر آنا ممكن نہيں تھا.
مجھے اس ميں اشكال نہيں كيونكہ حساب اور اندازہ غلط ہو سكتا ہے، ليكن مجھے اشكال يہ ہے كہ فلكيات والوں كا خيال ہے كہ ان كے پاس جو جديد آلات ہيں انہوں نے اس رات ان آلات كے ساتھ چاند ديكھا ہے ليكن انہيں نظر نہيں آيا تو پھر بغير آلات كے صرف آنكھ كے ساتھ كيسے ديكھا جا سكتا ہے ؟
حالانكہ اگر معاملہ اس كے برعكس ہوتا يعنى انہوں نے آلات كے ساتھ چاند ديكھ ليا ہوتا اور آنكھ سے نظر نہ آتا تو اختلاف ہو سكتا تھا كہ روزہ ركھا جائے يا نہيں، اور آيا لوگ عيد كريں يا نہيں ؟
ليكن مشكل يہ ہے كہ يہ كيسے ہو سكتا ہے كہ وہ آلات كے ساتھ چاند نہ ديكھ سكے اور لوگوں نے آنكھ كے ساتھ ہى ديكھ ليا، اس امر ميں ميں ا كيلا ہوں مجھے پريشانى ہے آپ اس كى شافى توضيح كريں تا كہ ميرا يہ اضطراب اور پريشانى ختم ہو سكے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

رمضان المبارك كى ابتداء كے ليے قابل اعتماد چيز رؤيت ہلال ہے، يا پھر اگر چاند نظر نہيں آتا تو شعبان كے تيس يوم پورے ہونا، صحيح احاديث اسى پر دلالت كرتى ہيں،اور اہل علم بھى اسى پر متفق ہيں.

امام بخارى اور مسلم نے ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم چاند ديكھ كر روزے ركھو، اور چاند ديكھ كر ہى عيد كرو، اور اگر چاند نظر نہ آئے تو پھر تم شعبان كے تيس يوم پورے كرو "

اور ايك روايت ميں ہے:

" اگر تم پر آسمان ابر آلود ہو جائے "

صحيح بخارى حديث نمبر (1909) صحيح مسلم حديث نمبر (1081).

اس میں فلکی حساب پر اعتماد نہیں کیا جائیگا، کیونکہ رؤیت میں اصل یہی ہے کہ اسے آنکھ کے ساتھ دیکھا جائے، لیکن اگر جدید آلات کے ساتھ چاند دیکھا جائے تو پھر اس رؤیت پر عمل کیا جائیگا، جیسا کہ سوال نمبر (106489) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے.

لیکن یہ کہ: صرف آنکھ کے ساتھ چاند کیسے نظر آ گیا اور فلکیات والے جدید آلات کے ساتھ بھی اسے نہ دیکھ سکے ؟

یہ چیز جگہ اور وقت میں اختلاف ہونے پر منحصر ہے کہ جہاں فلکیات والے تھے وہاں نظر نہیں آیا لیکن دوسری جگہ اور مقام پر نظر آ گیا.

بہر حال حکم رؤیت ہلال پر معلق ہے، جب ثقہ اور باعتماد ایك یا دو مسلمانوں نے چاند دیکھا ہے تو اس رؤیت پر عمل کرنا واجب ہے.

سپریم قضاء کمیٹی کے چئرمین جناب شیخ صالح بن محمد اللحیدان حفظہ اللہ کا کہنا ہے:

" ایك بھائی جس کا نام عبد اللہ ا لخضیری ہے جو چاند دیکھنے میں بہت شہرت رکھتے ہیں اور ان کو چاند کے بارہ میں معلومات ہیں، چاہے نیا چاند نہ بھی ہو انہیں اس کے متعلق خبر ہے اور وہ اس کی منازل کو جانتے ہیں.

کچھ فلکیات والے ان کے پاس گئے اور منطقہ " حوطۃ سدیر " میں ان کے ساتھ میٹنگ کی اور اس بھائی نے مجھے بتایا ہے کہ ان فلکیات والوں نے اندازہ لگایا کہ اس رات چاند فلاں جگہ نکلے گا ان کے حساب اور اندازے کے مطابق جو انہوں نے آلات پر لگایا تھا، لیکن اس نے انہیں بتایا کہ جس جگہ وہ کہہ رہے چاند اس جگہ نہیں نکلےگا، کیونکہ اس نے خود کل رات سے قبل چاند کو دیکھا تھا اور وہ چاند کی منزل کا علم رکھتا ہے کہ ہر رات کو وہ کہاں سے نکلےگا جہاں سے وہ پہلے گزرا ہے وہ اس کے بعد والی جگہ سے گزرتا ہے.

اور جب چاند نکلا تو وہ وہاں سے نکلا جہاں اس نے کہا تھا، نہ کہ اس جگہ سے جو فلکیات والوں نے متعین کی تھی، اور یہ چیز ان کو معذور کرتی ہے کہ انہوں نے مشاہدہ کے ساتھ اس کی تحدید نہیں کی تھی، بلکہ اپنے پاس موجود آلات کے ذریعہ تحدید کی تھی جو غلط ثابت ہوئی " انتہی

الریاض اخبار کو انٹرویو.

یہ انٹرویو آپ درج ذیل لنك پر دیکھ سکتے ہیں:

واللہ اعلم .